سوال

کیا نیند میں عورت کے خراٹے لینے کی بنا پر اسے طلاق دینا جائز ہے، اور کیا مرد کے خراٹے لینے کی بنا پر عورت کے لیے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

خراٹے ایسا سبب نہیں جو خاوند اور بیوی کے مابین نکاح فسخ کرنا مباح کرتا ہو

لیکن اگر خاوند اور بیوی میں سے کسی ایک کے خراٹے سے دوسرے شخص کو واضح ضرر رہوتا ہو، جیسا کہ بعض اوقات ایک ہی جگہ سونا مشکل ہو جاتا ہے، تو اس حالت میں خاوند کے لیے بیوی کا خراٹے لینا اسے طلاق دینے کے لیے سبب بن سکتا ہے، اور اسی طرح بیوی کے لیے بھی طلاق کا مطالبہ کرنے کا سبب بن سکتا ہے

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی سختی اور تکلیف کے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2035) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" الباس : شدۃ، یعنی شدت و سختی کی حالت کے علاوہ جو اسے علیحدگی اور جدائی کی طرف لے جائے، مثلا اسے خوف ہو کہ وہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتی جس میں اسے حسن صحبت اور حسن معاشرت قائم رکھنا ہو لیکن وہ اسے ناپسند کرنے کی بنا پر ایسا نہ کر سکے " انتہی

دیکھیں : فیض القدیر (3 / 138).

بلاشک و شبہ خراٹوں کی آواز ڈسٹرب کرنے کا باعث بنتی ہے، جو نیند سے بھی روک دیتی ہے، اور بعض اوقات تو اتنی شدید ہوتی ہے کہ بعض لوگ اسے برداشت ہی نہیں کر سکتے

اس طرح کی حالت میں ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ خاوند اور دونوں کو ہی صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، خاص کر یہ خراٹے تو انسان کے ارادہ سے نہیں بلکہ غیر ارادی طور پر آتے ہیں اور ان پر اس کا کوئی کنٹرول بھی نہیں ہے

لیکن اس کے ساتھ اس بیماری کے علاج کی کوشش کرنی چاہیے چاہے سانس کی نالی میں زائد ریشوں کو ختم کرانے کا آپریشن کرا کر یا پھر اس کا کوئی اور ممکن علاج کرایا جائے

دیکھیں : الموسوعۃ العربیۃ العالمیۃ

چنانچہ اگر اس کے علاج میں تاخیر ہو یا مشکل ہو تو پھر یہ ممکن ہے کہ ان اوقات میں جب خراٹے زیادہ ہوں تو خاوند اور بیوی علیحدہ علیحدہ رہیں، یا پھر جب دوسرے فریق کو اس کی آواز

سے ضر رہو، حتی کہ وہ اس چیز کا عادی ہو جائے، اور یہ وہ حل ہے جس کو بہت سے افراد اپنا چکے ہیں، اور اس طرح کی حالت کے ساتھ اکٹھے رہنا ممکن ہوا ہے

ہمارا اعتقاد ہے کہ اگر انسان اس مشکل کو حل کرنے کے لیے سب سے پہلا حل ہی طلاق سوچ لے تو پھر بہت سارے بلکہ ہزاروں گھر تباہ ہو کر رہ جائیں گے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے حالات کی اصلاح فرمائے اور ہمارے مریض افراد کو شفایابی نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

132564